سوال

(452)امانت داراوراحکام حج سے واقف شخص ہی کو وکیل بنایا جاسکتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے کسی کو وکیل مقرر کیاتاکہ وہ اس کی ماں کی طرف سے حج کرلے اور بعد میں اسے معلوم ہواکہ یہ اور بھی کئی لوگوں کی طرف سے وکیل بنا ہے، تواس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کواپنے تصرف میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے وہاپنے معاملے کوکسی ایسے شخص کے سپرد کرے جس کے دین کے بارے میں اسے پورا پورا اطمینان ہوکہ وہ امانت دار ہے اور جس کام کےلیے اسے وکیل بنایاگیا ہے، اسے خوب جانتا ہے، مثلاً: جب آپ کسی شخص کواس لیے مال دینے کاارادہ کریں۔ کہ وہ آپ کے مرحوم باپ یاماں کی طرف سے حج کرے، توآپ ایسے شخص کومنتخب کریں، جس کے علم اوردین کے بارے میں آپ کواعتماد ہوکیونکہ بہت سے لوگ تواحکام حج کے بارے میں عظیم جہالت میں مبتلا ہیں۔ وہ حج کو صحیح طور پر ادا نہیں کرسکتے، خواہ فی نفسہٖ امانت دار ہوں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان پر واجب ہے اور وہ بہت سی غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ احکام حج کے بارے میں علم کی کمی کی وجہ سے ایسے لوگوں کونائب نہیں بنانا چاہیے۔ کچھ لوگوں کواحکام حج کا علم توہوتا ہے لیکن ان میں امانت و دیانت کا فقدان ہوتا ہے اورانہیں اس بات کا پاس نہیں ہوتاکہ مناسک حج میں وہ کیا کہہ رہے یا کررہے ہیں۔ اسے بھی حج کے سلسلے میں اپنا وکیل نہیں بنانا چاہیے بلکہ حج کےلیے ایسے شخص کوامین بنانا چاہیے جو علم اورامانت کے اعتبار سے افضل ہوتاکہ وہ اس فرض کواکمل طریقے سے ادا کرسکے جس کے ادا کرنے کا اس سے مطالبہ کیا جارہا ہے۔

یہ شخص جس کے بارے میں سائل نے ذکر کیا ہے کہ اس نے مال دیاتاکہ وہ اس کی والدہ کی طرف سے حج کرے لیکن بعد میں اس نے سناکہ اس نے کئی اورلوگوں کےلیے بھی حج بدل ادا کرنے کےلیے رقوم لی ہیں، تودیکھنا چاہیے شاید اس کے پاس اورلوگ بھی ہوں جن کواس نے حج بدل ادا کرنے کےلیے تیار کررکھا ہواوروہ خوداس کی طرف سے بھی حج کررہا ہو جس کی طرف سے اسے نیابت سپرد کی گئی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیااس طرح کا کام کرنا کسی انسان کےلیے جائز ہے؟ یعنی کسی کےلیے یہ جائز ہے کہ وہ حج یا عمرے میں متعدد اشخاص کی طرف سے وکیل بنے اورپھر خود براہ راست ان کی طرف سے حج یا عمرہ ادانہ کرے بلکہ اسے دوسرے لوگوں کے سپرد کردے۔

ہم اس کے جواب میں عرض کریں گے کہ یہ کسی صورت میں جائزاور حلال نہیں۔ بلکہ یہ مال کو باطل طریقے سے کھانا ہے۔ بعض لوگوں نے تواسے کاروبار بنالیا ہے کہ وہ یہ ذمہ داری مختلف لوگوں کے سپرد کردیتے ہیں اوراس طرح باطل طریقے سے مال کھاتے رہتے ہیں کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایسے لوگوں کوحج و عمرہ پر بھیج دیتے ہیں، جن کواصحاب مال شاید پسند نہ کریں۔ ایسے لوگوں کواپنے اوراپنے بھائیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے کیونکہ اس طرح مال کھاناناحق طریقے سے مال کھانا ہے۔ اگراسے بعض بھائیوں کی طرف سے حج یا

عمرے کے سلسلے میں امین سمجھا گیا ہے، تو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ از خود یہ کام کسی کے سپرد کر دے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس شخص کو اس نے یہ کام سونپا ہے مال دا کرنے والے لوگ اسے حج یا عمرے کے لیے پسند نہ کرتے ہوں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 408

محدث فتویٰ